بنگلہ دیش سے خصوصی رپورٹ　　مولانا نور محمد عباس*

روہنگیا اراکانی مہاجرین کی حالتِ زار

ارکان کے مظلوم خواتین کا احوال

تقریباً بارہ سال سے ارکان کے مظلوم مسلمان بنگلہ دیش کے مہاجر کیمپ میں پناہ گزین ہیں۔ یہ لوگ جن کربناک حالات سے دوچار ہیں دنیا کے مسلمان ان سے بخوبی آگاہ ہیں مگر کسی مسلمان فرد یا کسی تنظیم کو ان کی دادرسی کی توفیق آج تک نصیب نہ ہوسکی جبکہ بارہ سال قبل یہودیوں کی ایک تنظیم ''ینسیتار'' ارکان کے ان مسلمان مہاجر کیمپوں میں مظلوموں کی ''خدمت کرنے'' کے بہانے آئی تھی، مگر اس کا اصل مقصد مسلمانوں سے ایمان چھین لینا تھا۔ پہلے تو مہاجر کیمپ میں مسلم خواتین کو بے پردہ کرنے کے لئے ایک منصوبہ کے تحت خواتین کو صابن سازی کا ہنر سکھانا بتایا گیا تھا، جس کے لئے ایک لمبا چوڑا مکان تعمیر کیا گیا، اور اس مکان میں صابن سازی کی تربیت کے لئے خواتین کو پرکشش تنخواہوں کی ترغیب دی اور ان پردہ دار خواتین کو رفتہ رفتہ بے پردہ کیا، اور ان کو گمراہی کے راستہ پر آمادہ کر دیا، صابن سازی کی تربیت کے لئے جوان اساتذہ کو تعینات کرایا تھا ان کے سامنے بے پردہ خواتین کو پہلے ہی سے اس شرط پر تربیت کے لئے چنا گیا تھا کہ تربیت دینے والے مردوں کو اپنے شوہروں کی نظروں سے دیکھنا ہوگا۔ ہر پندرہ روز بعد ایک اجلاس منعقد کیا جاتا ہے، اور ہر مجلس میں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت آکر خواتین بہنوں کو ساتھ ساتھ یہ تربیت دیتے ہیں، کہ وہ اپنا اپنا حمل کس طرح سے ضائع کرسکیں گے۔ صابن سازی کی تربیت حاصل کرنے والی ہر خاتون کو ماہانہ چالیس سیر چاول کے علاوہ کھانے پکانے کے برتن اور رنگ برنگ کپڑے دیئے جاتے ہیں، اور اس لالچ میں مسلمان مہاجر خواتین اپنا ایمان اور اپنی عزت وعصمت کو داؤ پر لگاتی ہیں۔

بھائیو بہنو! بتایئے کہ کیا کیا جائے کہ یہود کی یہ شرمناک کاروائی بند کر کے مسلم خواتین کو اس اذیت ناک ماحول سے نکال کر ان کو اپنے اصل مقام پر لایا جائے۔ کیمپ میں جو چند علماء ہیں، انہوں نے بہت کوشش کی مگر باطل کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی سامان موجود نہیں۔ کیونکہ کیمپ میں دعوت تبلیغ وارشاد پر پابندی ہے، تاہم اب تک تمام علماء نے مل کر تقریباً چودہ مساجد اور پانچ مکاتب کا بندوبست کیا ہے اور چھپ چھپ کر دعوت کا کام بھی

* مدیر معہد الفاروق الاسلامی، بنگلہ دیش

جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور بغیر کسی اُجرت یہ کام غریب علماء انجام دے رہے ہیں، افسوس کہ کسی مسلم تنظیم نے بھول کر بھی کبھی کیمپ کے عوام یا ائمہ اور علماء اور معلمین سے کوئی رابطہ نہ رکھا اور نہ تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔

مہاجر کیمپ میں مدرسہ کے مقابلہ میں یہودیوں کا اسکول: فی الحال مہاجر کیمپ میں تقریباً اسی (۸۰) تک یہودی سکول قائم ہیں، جن کے ذریعہ معصوم بچوں کو دین سے بے خبر رکھ کر دنیا کی طرف مائل کر دیا جاتا ہے۔ تمام اسکولوں کی تعمیر کا کام یہودلابی نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور سکول کے بچوں کی کتابیں، قلم، پنسل اور کاغذ وغیرہ سب اشیاء مفت مہیا کی جاتی ہیں اور ماسٹروں کو ماہانہ وظیفہ کے طور پر چالیس سیر چاول، چھتری، بیگ اودیگر سامان دیا جاتا ہے۔ ہر طالب کے لئے روزانہ بطور ناشتہ بسکٹ کا ایک پیکٹ اور ساتھ ساتھ پانی بھی مشکوں میں بلا قیمت دیا جاتا ہے۔

ہمارے کیمپ میں مساجد و مکاتب کی زبوں حالی: سال ۱۹۹۲ء سے آج ۲۰۰۴ء تک ہمارے کیمپ کتو پالنگ اور کیا کوکس بازار میں چودہ مساجد اور پانچ حفظ خانے اور مکاتب ہیں۔ ہر حفظ خانے اور ہر مکتب میں طلبہ کی تعداد بے تحاشا ہے۔ معلمین مکتب کے اخراجات کا بوجھ مجبوراً خود ہی برداشت کرتے ہیں، کیونکہ کیمپ کے لوگوں کو کیمپ سے باہر جا کر اپنی آمدنی کے لئے کاروبار کرنے پر سرکار کی طرف سے پابندی ہے، اس وجہ سے کیمپ میں موجود لوگ چاہیں بھی تو تنگدستی کی وجہ سے دینی مقاصد کے لئے مساجد یا مدارس سے تعاون کرنا ناممکن ہے، چنانچہ کیمپ کے طلباء کو حصولِ علم میں بڑی سخت مشکلات ہیں۔

نیز سرکار یا کسی یہودی نے کسی مسجد کے امام یا معلم یا طلباء کے ساتھ کبھی کچھ تعاون نہیں کیا۔ حالانکہ یہاں بعض مکتب ایسے بھی ہیں جن میں دو تین طلباء مل کر ایک ہی قرآن پاک کے نسخہ میں پڑھتے ہیں، گزشتہ سال قرآن پاک کی کچھ جلدیں جناب شیخ نور صاحب کی وساطت سے ملیں جن میں نورانی قاعدے بھی تھے، مہاجر کیمپوں میں تقسیم کی گئیں ان سے طلبہ اور مسلمانوں کے بارہ ہزار افراد کو فائدہ حاصل ہوا۔

الحدیث الحدیث برادران اسلام! رسول کریم ﷺ نے جو پیشگوئی آج سے چودہ سو سال قبل فرمائی تھی، احادیث میں موجود ہے۔ آج مسلمانانِ عالم جن حالات سے دوچار ہیں انکی طرف آپ ﷺ نے پہلے ہی اشارہ فرمایا ہے کہ

''قریب ہے وہ زمانہ جبکہ کافر ایک دوسرے کو تمہارے خلاف مدعو کریں گے، جس طرح کہ لوگ ایک دوسرے کو کھانے پر مدعو کرتے ہیں، یعنی تمہارے خلاف متحد ہو جائیں گے'' کسی نے عرض کیا کہ 'یا رسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟'' فرمایا ''نہیں۔ تم اس وقت بڑی تعداد میں ہوگے، مگر تمہاری حیثیت سیلاب کے خس و خاشاک کی جیسی ہوگی، اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں سے تمہاری ہیبت اور رعب نکال لے گا اور تمہارے دلوں میں دھن ڈال لے گا'' عرض کیا کہ ''دھن کیا چیز ہے؟'' فرمایا: ''دنیا سے محبت اور موت سے نفرت''

حالانکہ موت مسلمان کے حق میں ایک بڑی نعمت ہے کیونکہ آخرت تک پہنچنے کا یہ ایک راستہ ہے اور

مسلمانوں کی آخری منزل آخرت ہی ہے۔ دنیا تو ان کے لئے جیلخانہ ہے پس جیل سے رہائی اور گھر تک رسائی موت کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اب مشرق و مغرب کے کفار منظم طور پر مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، بذریعہ لوٹ مار، اور قتل و غارت ان کو ختم کرنے کے درپے ہیں، اور جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں ان کو خانہ جنگی کے ذریعے کمزور کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔

مظلوم ارکان مہاجرین کی حالتِ زار کا مختصر نقشہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، دنیا بھر کے یہود و نصاریٰ بلکہ سب کفار مل کر ان کو مختلف قسم کی اذیتوں سے دوچار کر کے بدنامی کے ساتھ روئے زمین سے ان کے نام و نشان کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اور ان مظلوم مہاجرین کو دنیا کے سامنے ''قوم دربدر'' کے نام سے موسوم کر رہے ہیں۔ تفصیل کیا عرض کروں

دیدۂ عبرت کشا قدرتِ حق را ببیں شامتِ اعمال، صورتِ نادر گرفت

بقیہ صفحہ ۶۷ سے

(۶) پبلک پارکوں اور عجائب گھروں وغیرہ میں بغیر ٹکٹ کے داخلہ۔

(۷) بجلی، گیس اور ٹیلی فون وغیرہ کے کنکشن دینے میں تاخیر نہ کی جائے۔ بلکہ بزرگ شہریوں کو فوری طور پر کنکشن مہیا کئے جائیں۔ (۸) سرکاری ہسپتالوں میں فوری توجہ اور دوا کی سہولت۔

(۹) انکم ٹیکس میں کم از کم 75 فیصد چھوٹ۔

(۱۰) حج اور عمرہ کی ادائیگی کیلئے بزرگ شہریوں کو بغیر قرعہ اندازی کے ترجیحی بنیادوں پر ویزے جاری کئے جائیں

جنرل صاحبان نوٹ فرمائیں کہ بزرگوں کی دعائیں جلد شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ کہتے ہیں جب کوئی بزرگ انسان حق تعالیٰ سبحانہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے اس کے سفید بالوں سے شرم آتی ہے۔ نبی کریمؐ کا رویہ اس بارے میں مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ ایک بزرگ خاتون ان کی خدمت میں تشریف لائیں اور کہا کہ میں آپ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ فرمایا مجھے مدینہ کی جس گلی میں چاہو لے جاؤ، میں آپ کی بات سننے کو تیار ہوں۔ غزوات اور عسکری مہمات میں جانے والے سپہ سالاروں کو روانہ کرنے سے پہلے خلفائے راشدین سپہ سالاروں کو نصیحت کرتے تھے کہ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں پر تلوار نہ اٹھانا ظاہر کرتا ہے کہ اسلام بزرگوں کی حفاظت اور احترام کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ نماز میں امامت کی علمیت کے بعد بزرگی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بزرگوں کے آگے نہ چلنے اور بزرگوں کے دائیں نہ بیٹھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بزرگوں کے سامنے سگریٹ پینا اور ان کی بات کاٹنا عیب سمجھا جاتا ہے۔ بزرگوں کے ساتھ حسن سلوک مہذب شہروں کا طرہ امتیاز ہے۔ آخر ہم کیوں اس سے محروم رہیں جبکہ اسلام بزرگوں کے احترام کی اہمیت میں سب سے آگے ہے۔